سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

بقرة آية: 243 البلاغة

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ٢٤٣

- استفہام سے مراد اس واقعہ کو اس طرح ثابت کرنا ہے کہ جس میں اس واقعے کو سمجھنے اور اور اس کے اصل مقصد تک پہنچنے کا شوق دلا یا گیا ہے۔
- اللہ تعالی کے فرمان حذر الموت میں مجاز مرسل ہے اور اس سے مراد طاعون کی وہ بیماری ہے جس نے انہیں جڑ سے اکھاڑ دیا تھا۔اور اس میں مجاز مرسل کا تعلق وہ انجام ہے جس تک اس بیماری نے پہنچ جانا تھا۔
- الاماتہ اور الاحیاء کے درمیان طباق(counterpoint)ہے۔

بابِ اول: جمع الضدین

جمع الضدین کا مطلب یہ ہے کہ جس میں دو متضاد چیزوں کو جمع کیا گیا ہو۔اس کی درج ذیل تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ طباق ۲۔ تدبیج ۲۔ مقابلہ

مذکورہ صنعتوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

۱۔۔۔طباق کی تعریف:

طباق کے لغوی معنی ہیں: منطبق کرنا، ملانا، برابر و یکساں کرنا" طابَقَ الشيءَ على الشيءِ مُطَابقةً وطباقاً" کا معنی ہے ایک شئ کو دوسری شئ پر منطبق کرنا اور اس کیساتھ ملا دینا۔اور اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ کسی کلام میں دو یا دو سے زیادہ ایسے معنوں کو جمع کرنا جو ایک دوسرے کے ضد و مقابل ہوں(۱)، جیسے ﴿وَتَحۡسَبُهُمۡ "أَيۡقَاظًا" وَهُمۡ "رُقُودٌ"﴾ [الکہف:۱۸] اس میں "ایقاظ" اور "رقود" کو جمع کیا گیا ہے اور یہ معناً ایک دوسرے کے ضد اور مقابل ہیں۔اس کو صنعتِ تضاد، مطابقت اور تقابل الضدین بھی کہتے ہیں(۲)۔

© copy rights reserved

طباق کی اقسام وانواع

ایک کلمہ کے اعتبار سے طباق کی چار قسمیں ہیں:۔

۱۔۔۔طباق بین الاسمین: دو اسموں کے درمیان طِباق ہو، جیسے﴿وَتَحْسَبُهُمْ "أَيْقَاظًا "وَّهُمْ "رُقُوْدٌ"﴾ [الکهف:۱۸]وایضاً: ﴿وَمَا يَسْتَوِي "الْأَعْمٰى" وَ"الْبَصِيْرُ"* وَلَا "الظُّلُمٰتُ"وَلَا "النُّوْرُ"*﴾[فاطر:۱۹-۲۰]پہلی آیت میں"ایقاظ"اور"رقود" دونوں اسم ہیں اوردونوں میں معنی ومفہوم کے اعتبار سے طباق ہےاور ثانی الذکر آیت میں"اعمی"اور"بصیر" "ظلمات" اور"نور"اسم ہیں اوران میں معنی ومفہوم کے اعتبار سے طباق ہے۔

۲۔۔۔طباق بین الفعلین: دو فعلوں کے درمیان طِباق ہو، جیسے:﴿"وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا"﴾[النجم:٤٤]، وایضاً : ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ﴾ [اٰل عمران:۲٦]اول الذکر آیت میں دوفعلوں"امات"اور"احیاء"کے درمیان تضاد ہے اور ثانی الذکر آیت میں بھی دوفعلوں"تُؤْتِي"اور"تَنْزِعُ"اور"تُعِزُّ"اور"تُذِلُّ"کے درمیان تضاد ہے۔

۳۔۔۔طباق بین الحرفین: دوحرفوں کے درمیان طباق ہو، جیسے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَها، لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ [البقرۃ:۲۸٦] اس آیت میں دوحرفوں"لام"اور"علی"کے درمیان تضاد ہے۔

۴۔۔۔طباق بین الاسم والفعل: ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان طباق ہو، جیسے:﴿أَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنٰهُ﴾ [الأنعام:۱۲۲] ﴿رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى﴾ [البقرۃ:۲٦۰] اول الذکر میں ﴿مَيْتًا﴾اسم اور ﴿أَحْيَيْنَا﴾ فعل کے درمیان تضاد ہے اور ثانی الذکر آیت میں ﴿تحي﴾ فعل اور ﴿اَلْمَوْتٰى﴾ اسم کے درمیان تضاد ہے۔

© copy rights reserved

- اللہ تعالیٰ کے فرمان موتوااور ثم احیاھم میں حذف کے ذریعے ایجاز ہے۔اس میں فماتوا کو حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ اس کی ضرورت نہیں تھی،اس لئے کہ کوئی بھی چیز اللہ رب العزت کے ارادے کے بر خلاف نہیں ہو سکتی۔(یعنی جب اللہ تعالی نے حکم دے دیا کہ مر جاؤ تو یہ بتانے کی ضرورت ہی نہیں کہ وہ مر گئے)

فصلِ اول:ایجاز کا بیان

ایجاز کی تعریف:

"ایجاز"باب افعال کا مصدر ہے اس کے لغوی معنی ہیں:اختصار اور اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ معنی مقصودی کو متعارف عبارت سے کم الفاظ میں تعبیر کرنے کو ایجاز کہتے ہیں،یعنی معنی مقصود کو ایسی عبارت سے ادا کرنا جو اس معنی کی نسبت سے اگرچہ کم ہو،لیکن غرض اس سے پوری ہو جاتی ہو،جیسے "أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ"(سورة الاعراف:۵۴)اس آیت میں ہر چیز داخل ہے[1]۔

ایجاز کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ ایجازِ قصر ۲۔ ایجازِ حذف

۱۔۔۔ایجازِ قصر کی تعریف:

ایجازِ قصر وہ طریقہ تعبیر ہے جس میں حذف کے بغیر معانی کثیرہ کو نہایت مختصر عبارت میں بیان کیا گیا ہو،یعنی الفاظ کم ہوں اور معانی زیادہ ہوں،جیسے" الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ"(سورۃ البقرۃ:۳)اس آیت میں لفظِ"غیب" قبر،حشر،میزان،صراط،جنت،جہنم،ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام وغیرہ سب کو شامل ہے،بلکہ تمام مغیبات اس مختصر لفظ میں داخل ہیں۔اور اسی طرح یہ آیت ہے۔"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ"(سورۃ البقرۃ:۱۷۹)اس آیت کا مفہوم بہت وسیع ہے،کیونکہ اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کوئی انسان دوسرے کو قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا تو اس سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان دوسرے انسان کو قتل نہ کرے اور جب کوئی انسان دوسرے کو قتل نہیں کرے گا تو اس سے قصاص کا حکم خود بخود مرتفع ہو جائے گا تو اس سے تمام انسانوں کا قتل ختم ہو جائے گا[1]۔

© copy rights reserved

فصلِ دوم: ایجازِ حذف کا بیان

ایجاز حذف کی تعریف:

ایجازِ حذف وہ طریقہ تعبیر ہے جس میں کسی کلمہ، یا جزء کلمہ، یا ایک جملہ، یا ایک سے زائد جملوں کو حذف کر کے مقصودی بات کو بیان کیا گیا ہو[1]، جیسے "وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ" (سورۃ یوسف:۸۲) یہاں مضاف محذوف ہے، تقدیر عبارت یوں ہے۔ "أي وَاسْأَلِ أَهْلَ الْقَرْيَةَ"۔

© copy rights reserved